50763 ـ كيا خاوند كى ناراضگى سے روزے كے اجر ميں كمى ہو جاتى ہے ؟

سوال

كيا خاوند كو ناراض كرنے سے ميرے روزے كے اجروثواب ميں كمى ہو جائے گى ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ :

اول:

خاوند اور بيوى كے تعلقات ميں حسن معاشرت اور خوش اسلوبى اور محبت و پيار ہونا ضرورى ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور اس كى نشانيوں ميں سے يہ بھى ہے كہ اس نے تمہارے نفسوں سے ہى تمہارے جوڑے پيدا كيے اور تمہارے مابين پيار و محبت اور رحمت پيدا كر دى يقينا سوچ و بچار كرنے والى قوم كے ليے اس ميں نشانى ہے الروم (21)

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور ان (بيويوں) كے ساتھ حسن معاشرت كا برتاؤ كرو النساء (19)

اور ايك مقام پر اس طرح فرمايا:

اور عورتوں كے بھى ويسے ہى حق ہيں جيسے ان مردوں كے ہيں اچھائى كے ساتھ البقرۃ (228).

اس بنا پر خاوند اور بيوى دونوں كو چاہيے كہ وہ ايك دوسرے كو راضى ركھنے كى حرص ركھيں، اور ايسے افعال نہ كريں جس سے كوئى ايك ناراض ہو يا اسے تكليف پہنچے.

امام احمد رحمہ اللہ تعالى سے بيان كيا جاتا ہے كہ انہوں نے كہا: ام صالح (ان كى بيوى) بيس برس ميرے ساتھ رہى ميں اور اس نے كسى ايك كلمہ ميں بھى اختلاف نہيں كيا!

اللہ سبحانہ و تعالی نے خاوند اور بیوی کے لیے ہر وہ چیز مشروع کی ہے جس سے ان کے مابین محبت و الفت پیدا ہو اور اسے مضبوط کرے، اور اس کے خلاف ہر چیز منع فرمائی ہے.

اور اگر خاوند اور بیوی آپس کے تعلقات اور معاملات میں اس شرعی قاعدہ کو جان لیں تو ان کی زندگی اس طرح صحیح اور مستقیم ہو جائے جس طرح اللہ تعالی چاہتا ہے، کہ وہ سکون اور محبت و مودت و مہربانی کے ساتھ زندگی بسر کریں.

خاوند اور بیوی دونوں شرعی طور پر ہر اس چیز کے مامور ہیں جو ان کے مابین محبت و مودت اور الفت پیدا کرے، اور اسے قوی بنائے، اور اس کے خلاف ہر چیز سے منع کیا گیا ہے.

حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو کثرت نماز اور روزہ سے منع کیا ہے اگر ایسا کرنے سے اس کے اہل و عیال کے حق ضائع ہوتے ہوں.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

" کیا مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ تو رات کو قیام کرتا اور دن کو روزہ رکھتا ہے ؟

تو میں نے عرض کیا میں ایسا ہی کرتا ہوں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر تم ایسا کرتے ہو تو تم نے اپنی آنکھ کو کمزور کر دیا، اور اپنے نفس کو تھکا دیا، یقینا تیری جان کا تجھ پر حق ہے، اور تیرے اہل و عیال کا تجھ پر حق ہے، لہذا تم روزہ بھی رکھو نہ بھی رکھو، اور قیام بھی کیا کرو اور سویا بھی کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1153).

هجمت عينك: یعنی زیادہ جاگنے کی وجہ سے اسے اندر دھنسا دیا یا کمزور کر دیا.

نفهت: یعنی اسے تھکا دیا.

دوم:

روزہ دار کو اخلاق حسنہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اسے یہ حکم دیا ہے کہ اگر کوئی اس سے لڑائی کرے یا گالی دے تو وہ اس کا جواب اسی طرح نہ دے بلکہ صبر کرے اور اپنے آپ کو روکے اور جواب میں اسے کہے کہ میں روزہ سے ہوں.

بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" روزہ ڈھال ہے، لہذا (روزہ دار) نہ تو گالی گلوچ کرے اور نہ ہی جہالت کے کام، اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی نکالے تو وہ اسے دو بار یہ کہے: میں روزے سے ہوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1894) صحیح مسلم حدیث نمبر (1151)

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

الرفث: گری اور فحش کلامی کو کہتے ہیں.... اور الجھل رفث کے قریب ہی ہے، یہ حکمت اور صحیح قول اور فعل کے خلاف ہے.

یہ علم میں رکھیں کہ گندی اور فحش کلام اور جہالت کی باتوں اور لڑائی جھگڑے اور آپس میں گالی گلوچ کرنے کی نہی روزے دار کے ساتھ ہی خاص نہیں، بلکہ ہر ایک مسلمان اصلا نہی میں اسی طرح ہے اور اسے منع کیا گیا ہے، لیکن روزے دار کو اس کی تاکید کی گئی ہے. واللہ اعلم انتہی، اختصار کے ساتھ.

اور امام حاکم رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے اوراس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کھانے پینے سے رکنے کا نام روزہ نہیں، بلکہ لغو اور گندی و فحش کلام سے رکنے کا نام روزہ ہے، اور اگر آپ کو کوئی شخص گالی دے، یا آپ کے ساتھ جاہلانہ کلام کرے تو آپ اسے کہیں: میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں " علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (5376) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لغو باطل کلام کو کہتے ہیں، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ باطل وہ کلام ہے جس میں کوئی فائدہ نہ ہو.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو شخص بری باتیں اور ان پر عمل اور جاہلانہ عمل ترك نہیں کرتا اللہ تعالی کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ شخص کھانا اور پینا ترك کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6057).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ ان افعال سے روزے کے اجروثواب میں کمی ہو جاتی ہے....

السبکی الکبیر کا کہنا ہے:

حدیث میں ان اشیاء کا ذکر ہمیں دو چیزوں کی طرف متنبہ کرتا ہے:

پہلی:

عام حالت کے علاوہ روزے کی حالت میں ان کی قباحت بہت زیادہ ہے.

دوسری:

روزہ ان اشیاء سے سلیم ہونا چاہیے، اور یہ کہ روزے کا ان اشیاء سے سلیم ہونا اس کی صفت کمال ہے.

اور قوت کلام اس کی متقاضی ہے کہ روزہ کی بنا پر یہ اور بھی زیادہ قبیح ہے، تو اس کا تقاضا ہے کہ روزہ اس سے مکمل طور پر سلامت رہے، ان کا کہنا ہے کہ: اگر روزہ اس سے سلیم نہیں رہتا تو اس میں نقص ہو گا. انتہی

ماخوذ از فتح الباری کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

سوم:

خاوند كا اس كى بيوى پر بہت عظيم حق ہے، اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور مردوں كو ان عورتوں پر فضيلت حاصل ہے البقرۃ (228).

اور اگر تو خاوند كى ناراضگى كا سبب ہم بسترى سے انكار ہو تو يہ اور بھى زيادہ عظيم اور شديد گناہ ہے؛ كيونكہ ابن خزيمہ رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابن خزيمہ ميں عطاء بن دينار ھذلى رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تين قسم كے لوگوں كى نماز قبول نہيں ہوتى، اور نہ ہى وہ آسمان كى طرف چڑھتى ہے، اور نہ ہى ان كے سروں سے تجاوز كرتى ہے، ان ميں سے ذكر كيا : اور وہ عورت جسے اس كا خاوند رات كو (ہم بسترى كى) دعوت دے تو وہ انكار كر دے"

علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح الترغيب و الترھيب حديث نمبر (485) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب مرد اپنى بيوى كو اپنے بستر پر آنے كى دعوت دے تو وہ انكار كر دے اور خاوند اس پر ناراض ہو كر رات بسر كرے تو صبح ہونے تك فرشتے اس عورت پر لعنت كرتے رہتے ہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (3237) صحيح مسلم حديث نمبر (1436)

اور سوال نمبر (50063) كے جواب ميں يہ بيان كيا گيا ہے كہ معصيت و نافرمانى روزے كے اجروثواب ميں كمى كر ديتى ہے، اور اگر معاصى اور نافرمانياں زيادہ ہو جائيں تو روزے كا اجروثواب بالكل ہى ختم ہو سكتا ہے.

اور اگر خاوند اور بيوى ميں سے كوئى بھى دوسرے كے حقوق ميں كمى اور كوتاہى كرتا ہے يا اسے ناراض كرتا ہے تو يہ اس كے روزے ميں نقص كا سبب بنتا ہے.

يہ تو اس وقت ہے جب اس كى ناراضگى ناحق نہ ہو، كيونكہ بعض خاوند ناحق ہى ناراض ہو جاتے ہيں، اور بعض خاوند بيوى كى استقامت دين اور اصلاح دين كى بنا پر ناراض ہوتے ہيں، تو اس طرح اس كى ناراضگى باطل ہے.

اللہ تعالى سے سلامى و عافيت كے طلبگار ہيں.

واللہ اعلم .